روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۲۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۱۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴-۳۹ | منگل ۱۱ رمضان ۱۴۰۹ھ :: ۱۸ شہادت ۱۳۶۸ ہش :: ۱۸ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کے مطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

سڈنی میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور مجلس عرفان

اطاعت کے بارے میں نہایت حسین اور نتیجہ خیز تعلیم

ذمہ داری اطاعت کرنے والے کی نہیں بلکہ اسکی ہے جسکی اطاعت کی جارہی ہے

اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنا اور غیروں کو اپنی آنکھ سے بچانا ہی دینی سپرٹ ہے

دوسروں کی کمزوریاں دیکھنے کی بجائے اپنے اندر جھانکیں

سڈنی آسٹریلیا میں ۲۷ ستمبر ۱۹۸۳ء کو حضور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان

آسٹریلیا کے دورہ ستمبر ۱۹۸۳ء میں ایک موقع پر اطاعت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:۔

بعض منفی رجحانات کی نشاندہی

آسٹریلیا میں ہمارے ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے جو یہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں اطاعت کے متعلق کچھ کہوں۔ دراصل بعض دفعہ بعض جماعتوں میں لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے کہ تم نے فلاں وقت یہ کیوں کہا اور وہ کیوں کیا۔ اگر اس قسم کی باتیں شروع ہو جائیں تو امیر کے لئے یا پریذیڈنٹ کے لئے جماعت کے نظام کو چلانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ ایک تو بدظنی کی عادت ہوتی ہے دوسرے ایسے لوگوں میں انانیت پائی جاتی ہے تیسرے چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض کرنے کی عادت ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ بظاہر چھوٹی باتیں ہیں لیکن قوموں کے کردار کو بالکل تباہ کر دیتی ہیں۔ اگر مثلاً کسی آدمی نے جس کے سپرد خدمت ہے اس نے کسی کے سپرد کوئی کام کر دیا اور کسی اور کے نزدیک وہ اس کا اہل نہیں ہے تو اس کو اس پر رحم آنا چاہیئے نہ کہ غصہ۔ کیونکہ جماعت کا جو نظام ہے وہ مذہب پر مبنی ہے کسی دنیوی نظام پر تو نہیں چل رہا جس کا مطلب ہے کہ ایک خدا ہے اور ہر شخص اس کے سامنے جواب دہ ہے۔ اور غلطی کرنے والا اپنی غلطی کا خدا کے حضور ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ ایک پہلو ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جب رویہ غلط ہو جائے تو پھر بہت سے شکوے ناجائز پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک آدمی نے غلطی کی ہے اور وہ اس غلطی پر قائم رہتا ہے، سمجھانے کے باوجود، اس کو دور نہیں کرتا تو اس کے نتیجہ میں وہ بیچارا تو اللہ کے حضور پکڑا گیا اور چونکہ جواب دہی کا معاملہ ایک قطعی معاملہ ہے اس لئے اس پر اس کو رحم آنا چاہیئے کہ اس بیچارے نے باوجود میرے سمجھانے کے پھر بھی مار کھا ہی لی۔ غصے اور اعتراض والا موقع تو نہیں ہے۔ بلکہ اعتراض والے حصے کو بعد میں دوبارہ چھیڑتا ہوں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ساری صورتِ حال کا ایسا تجزیہ کر لیا جائے کہ ہر شخص کو معلوم ہو کہ میں کہاں کھڑا ہوں اور کیا کر رہا ہوں جو کرنا ہے آنکھیں کھول کر کرے غلطی سے نہ کرے۔

اطاعت امیر کا دینی تصور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ایک ایسی نصیحت فرمائی جس کو مدِّ نظر رکھ کر ان وجوہات سے اطاعت سے باہر نکلنے کا کوئی امکان ہی نہیں رہتا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا امیر کی اطاعت کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ ایسا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں تب بھی اطاعت کرو۔ پوچھا کہ بہت بیوقوف ہو حماقت پر حماقت کرے۔ آپؐ نے فرمایا تب بھی اس کی اطاعت کرو۔ لوگوں نے مزید پوچھا اور کیڑے ڈالے گئے فاسق ہو، یہ ہو، وہ ہو، گندا ہو۔ آپؐ نے فرمایا تب بھی اطاعت کرو۔ اور ان سوالوں سے آخر تنگ آ کر پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ حبشی غلام ہو اور اس کا سر منقّے کے دانے کے برابر بھی ہو تب بھی اس کی اطاعت کرو۔ عربوں کے نزدیک ساری نفرت کی چیزیں اس فقرہ میں جمع ہو جاتی ہیں جو آپ نے آخر میں بیان فرمایا۔ ایک آزاد شخص کا ایک غلام کی اطاعت کرنا ایک بہت ہی تکلیف دہ امر ہے۔ پھر وہ حبشی غلام ہو۔ عربوں میں کئی قسم کے غلام آتے تھے بعض اچھی اچھی قوموں کے غلام بھی آیا کرتے تھے مثلاً حضرت زید جو رسول اللہ کے غلام تھے وہ حبشی غلام نہیں تھے وہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتے تھے بچپن میں کسی وجہ سے پکڑے گئے۔ بہر حال حبشی کہہ کر کراہت کا ایک اور پہلو بیان فرمایا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سر منقّے کے برابر ہو۔ اب عربوں میں تو حکمت اور عقل کے اوپر بڑا ناز کیا جاتا تھا اور کسی بیوقوف کو سردار بنانے کو برداشت نہیں کر سکتے تھے تو آپؐ نے فرمایا جس کا سر منقّے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دانے کے برابر ہو مطلب یہ کہ اس کا دماغ تو ہوگا نہیں۔ وہ بھی اگر امیر مقرر کیا جائے تو اس کی بھی اطاعت کرو۔ یہ تصور ہے (دین حق) میں اطاعتِ امیر کا۔

اور آگے جاکر ایک اور موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس سے پتہ چلا کہ ذمہ داری اطاعت کرنے والے کی نہیں بلکہ جس کی اطاعت کی جاتی ہے اس کی ذمہ داری ہے۔ فرمایا نماز میں اگر کوئی فاسق فاجر بھی تمہارا امام بنا دیا جائے تمہیں پتہ ہو کہ آوارہ ہے گندہ ہے تب بھی تمہیں الگ نماز پڑھنے کا حکم نہیں ہے اس کے پیچھے نماز پڑھو اور یہ اس کا کام ہے کہ وہ وہاں سے ہٹ جائے لیکن اگر لوگوں نے اس کو چن لیا ہے یا اس کو بنایا گیا ہے تو کسی مقتدی کا یہ کام نہیں ہے کہ فیصلہ کرے کہ یہ بدمعاش ہے میں اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

ان دونوں طریق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت گہرے حکمت کے راز سکھائے ہیں۔ اور یہ آپ کی نصیحت کا ایک خاص انداز ہے اس میں آپ ڈوبیں تو بڑی بڑی لطیف باتیں اس میں ملتی ہیں۔ اب یہ جو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا جو ہے وہ اپنی نماز کے بارہ میں پوچھا جائے گا امام جو ہے وہ اپنی ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائے گا مقتدی کی ذمہ داری انفرادی ہے وہ انفرادی ذمہ داری پوری کرے تو اس کو کوئی پکڑ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی ذاتی ذمہ داری پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وجہ سے نہیں پکڑے گا کہ تمہارا امام غیر متقی تھا۔ فرمایا امام بہرحال جوابدہ رہے گا اپنے طور پر خدا اس کا عذاب مقتدیوں پر تو نہیں تقسیم کرے گا غلطی ہے تو اس کی ہے اس لئے مقتدیوں کی نماز قبول ہوگی ان کو اطاعت کا ثواب ملے گا اور امام اپنی جگہ پکڑا جائے گا خدا اس سے پوچھے گا کیونکہ اس پر سب کی ذمہ داری ہے لیکن نظامِ جماعت کے ذریعہ یعنی باجماعت نماز کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت اور تنظیم کے راز ہمیں سکھا دیئے ہیں کہ جماعت بندی کیا ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر غور کرنا چاہیئے۔

بنیادی مسئلہ اور اس کا حل

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جو چھوٹے چھوٹے اعتراض ہیں یہ اعتراض دو طرح سے اٹھ سکتے ہیں لیکن اعتراض درست ہو سکتے ہیں اور ان میں ایک آدمی نے واقعی غلط بات کی ہوتی ہے بعض دفعہ امراء ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے وہ غلطی کرتے ہیں غلط فیصلے کر دیتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ایک دور بیٹھی جماعت میں اس کی اصلاح کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ اطاعت تو کرلی لیکن یہ تو معقول بات نہیں کہ آپ کو ایک برائی نظر آئے اور آپ اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس کا طریق کیا ہے یہ ہے اصل بنیادی سوال۔ اگر صحیح طریق کا پتہ لگ جائے تو اضطراب اور دل کی جو جلن ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ اور جن قوموں میں اس کے اظہار کا ذریعہ نہ ملے وہ پھر نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں پھر وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتی ہیں خواہ مخواہ نقصان پہنچاتی ہیں، جماعت کی، تنظیم کو، اس لئے قرآن کریم اور نظام (دین حق۔ ناقل) نے سائنسی انداز میں اظہار کے سارے ذریعے رکھے ہوئے ہیں لیکن ایک سلیقہ ہے ایک ادب ہے ایک تنظیم ہے اس کی پیروی کریں تو ہر مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے اور سوسائٹی میں نہ کوئی بدمزگی پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی بدظنی پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ وہاں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے آداب میں ہمیں آداب تنظیم بھی سکھا دیئے ہیں۔ مثلاً ایک امام نماز میں غلطی کرتا ہے تو اس کے لئے کیا طریق ہے۔ یہ تو طریق نہیں کہ آدمی بول پڑے کہ تم امام بنے ہوئے ہو تمہیں پتہ نہیں ہے تین کی بجائے چار رکعتیں پڑھا رہے ہو میں نہیں پڑھتا تمہیں تو نماز پڑھانے کا سلیقہ ہی نہیں آتا۔ باوجود اس کے کہ غلطی ہو رہی ہے مقتدی کا حق صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ (اللہ پاک ہے۔ ناقل) کہے اور سبحان کہہ کر توجہ دلا دے۔ پھر اگر امام چار رکعت ہی پڑھاتا ہے تو مقتدی چار ہی پڑھے گا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا اسلوب ہو سکتا ہے آپ کو اطاعت اور تنظیم سکھانے کا۔ آپ کو علم ہے کہ خدا کا حکم ہے مغرب کی نماز میں تین رکعتیں پڑھنی ہیں امام چار پڑھا رہا ہے اور آپ نے (اللہ پاک ہے۔ ناقل) کہہ کے توجہ بھی دلا دی ہے لیکن آپکو واک آؤٹ کا حکم نہیں ہے صرف آپ نے ایک اظہار کر دیا ہے۔ پھر آپ نے غلطی کی بھی جس کو آپ واضح طور پر سمجھ رہے ہیں اور خدا کا حکم سمجھ رہے ہیں اس میں بھی آپ نے امام کی اطاعت کر لی ہے۔ اس سے فتنہ و فساد کے جو امکان ہوتے ہیں اور تنظیموں کے ٹوٹنے کے احتمالات ہوتے ہیں وہ سارے ختم کر دیئے۔ اب (اللہ پاک ہے۔ ناقل) میں بھی ایک بہت ہی عظیم الشان گُر سکھا دیا ہے۔ جب ایک آدمی کسی کی غلطی پکڑتا ہے تو اس پر تکبر پیدا ہوتا ہے۔ (میں صحیح معنوں میں غلطی کی بات کر رہا ہوں) کوئی بھی آدمی غلطی کرے تو باہر بڑی حقارت سے باتیں کرتا ہے انسان کہ لو جی! یوں ہوا! حالانکہ اُسے آپ چاہے کرنا نہ بھی آتا ہو تب بھی دوسرے کی غلطی تکبر پیدا کر دیتی ہے۔ آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا کہ عمران خان نے باؤلنگ کی تو وہ آدمی جس کو بال پکڑنا بھی نہیں آتا وہ بڑے غصے سے بول رہا ہوتا ہے کہ یہ دیکھو اس بیوقوف آدمی نے تباہ کروا دیا ٹیم کو۔ آف سائیڈ باؤلنگ زیادہ کر گیا اور کریز پر اس کا پاؤں آجاتا تھا۔ اسطرح باتیں کر رہا ہوتا ہے جس طرح عمران خان ایک چھوٹا سا چوزہ ہے۔ اس کے سامنے اور وہ اسکو گُر سکھائے گا۔ غرض باہر بیٹھے آدمی کو تنقید کرنے کا اتنا مزہ آرہا ہوتا ہے کہ اس سے اس کے دل میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے وہ خود اس کام میں حصہ نہیں لے رہا ہوتا۔ اسکو مشکلات کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہ جو کام کرنے والے ہیں جو بوجھ اٹھا رہے ہیں اُن کے لئے چلنا آسان نہیں ہوتا اُن کے اوپر کافی ذمہ داریاں پڑی ہوتی ہیں غلط اقدام بھی کرتے ہیں ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن جو ایک طرف چل رہا ہے کنارے کنارے وہ بیٹھا صرف تبصرے کر رہا ہوتا ہے مزے اُڑا رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی نے اس کے متعلق کہا ہے ؎

اے موجِ بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

علم و عرفان کے موتی

تو یہ وہ کلاس ہے جو انٹیلی جنٹسیا کہلاتی ہے اور ہر سوسائٹی میں ہوتی ہے اور باہر بیٹھے تنظیم پر تبصرہ کر رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لو جی یہ بیوقوف۔ اس نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ فلاں کو یوں کر دیا مجھے موقع نہیں دیا۔ میں زیادہ عقل والا تھا۔ اس کو موقع دے دیا۔ یہ ساری چیزیں دل کی بیماریاں ہیں۔ شروع میں چھوٹی ہوتی ہیں لیکن اگر ان پر توجہ نہ دی جائے تو بعد میں بڑی ہو جاتی ہیں۔ پس احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ (اللہ پاک ہے۔ ناقل) کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا گُر سکھا دیا کہ اس کے بعد تکبر نہیں پیدا ہو سکتا۔ اعتراض کرنے والا اگر یہ کہے کہ تم نے غلطی کی ہے تو اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ میں نے غلطی پکڑی ہے میں غلطی سے پاک ہوں یہ غلطی کر رہا ہے (پاک ہے اللہ) کا مطلب ہے کہ صرف اللہ غلطی سے پاک ہے جس نے (پاک ہے اللہ) کہا اس کا ذہن اس طرف جاتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی ذہین ہو کہ اس کی غلطی سے تو میں شاید خوش ہو رہا ہوں۔ کہتا ہوں میں نے پکڑ لی لیکن مجھے تو یہ یاد کرایا گیا ہے کہ میں بھی غلطی کرتا ہوں۔ صرف خدا غلطی سے پاک ہے۔ میں بھی غلطی سے پاک نہیں ہوں۔ اس میں عجز آجاتا ہے اور کہنے والے کے کان میں جو آواز پہنچتی ہے وہ اس رنگ میں پہنچتی ہے کہ وہ اس کو قبول کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا۔ اس کی انانیت بھی آڑے نہیں آتی جس کی اصلاح کرنی ہے۔ اس کو یہ پیغام ملتا ہے کہ تم نے غلطی تو کی لیکن کوئی حرج نہیں۔ میں اور تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ سوائے خدا کے ہر شخص غلطی کر سکتا ہے۔ جب اس رنگ میں غلطی کی اطلاع ملے تو دل اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اپنی غلطیوں کو سمجھنے کے لئے ایک مثالی نفسیاتی ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امام پھر دماغ پر زور ڈالتا ہے کہ پتہ نہیں میں کیا غلطی کر بیٹھا ہوں تو یاد آجائے تو سننے کے باوجود اس کی دلشکنی نہیں کرتا۔ آگے سے ایسا ردعمل نہیں اختیار کرتا جس سے بتانے والا یا نصیحت کرنے والا اسکی محسوس کرے۔ اور سکے کہ او ہو میں نے تو غلطی کی جو اسے بتا دیا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور پالش کرتا ہے اور احتیاط سے رکھتا ہے کہ اس کو کوئی ضرب نہ آجائے تو شیشے کی مثال میں ایک زائد بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدا فرما دی (حدیث جس کا مفہوم ہے ایک ایمان والا دوسرے ایمان دار کا آئینہ ہوتا ہے۔ کی طرف اشارہ ہے) آپ کے ایسے کلمات کو جوامع الکلم کہا جاتا ہے۔ یعنی بعض ایسے کلمات ہیں کہ ان میں بے شمار معانی جمع ہو گئے ہیں اور معانی سے معانی نکلتے چلے جاتے ہیں۔ تو ایک ایک چھوٹے چھوٹے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقرہ میں آپؒ نے علم و عرفان کے موتی اکھٹے کئے ہوئے ہیں اس مسئلہ پر میں نے اَور بھی غور کر کے دیکھا ہے۔ شیشے کی مثال میں بہت ہی دلچسپ باتیں اور سلیقے بتا دیئے ہیں۔ پھر ایک اَور بات بھی بتائی ہے کہ ہر (ایمان والے) کو اپنے فرض ادا کرنے ہیں۔ یہ دوسرے نقطہ نگاہ سے بتایا گیا ہے کہ تمہیں اپنی سوسائٹی میں شیشہ بننا پڑے گا۔ ورنہ سوسائٹی کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جو تم دیکھتے ہو اگر تم خاموش رہو اور اپنے دل تک بات رکھو کسی اور کو نہ بتاؤ (چلو نہیں بتایا) لیکن اس شخص کو بھی نہ بتاؤ جس سے تمہارا تعلق ہے تو سوسائٹی مردہ ہو جائے گی۔ اور غلطیوں میں آزادی پیدا ہو جائے گی۔ لاپرواہی آجائے گی۔ اس لئے بتانا ضروری ہے۔ چنانچہ شیشہ کا یہ جو عمل ہے کہ ضرور بتاتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی صفائی بھی ضروری ہوتی ہے اس میں کوئی کجی نہ ہو۔

پس (ایمان والے) کو جب مرأۃ فرمایا تو اس میں اس کی ذمہ داریاں بتا دیں کہ تمہاری آنکھ میں کجی نہیں ہونی چاہیئے۔ میل نہیں آنی چاہیئے تمہارے دل پر۔ تمہارے دل میں نفرتیں نہیں پیدا ہونی چاہئیں تاکہ بعضوں کو بڑھاؤ اور بعضوں کو گھٹا کے دکھاؤ تو مکمل بے غیر جانبداری اور دل کی صفائی اس کی تعلیم بھی (صاحب ایمان) کو دے دی۔ چنانچہ قرآن کریم میں بار بار فرمایا گیا ہے ہم تمہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں یہ (صاحب ایمان) کی سوسائٹی کا خاصہ ہے وہ کس طرح روکتے ہیں۔ یہ اس شیشے کی مثال میں بتا دیا گیا ہے کہ اس طرح نہیں روکتے کہ گلیوں میں فساد کرتے پھریں۔ پروپیگنڈے کرتے پھریں۔ اس سلیقے سے روکتے ہیں جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روکنا سکھایا ہے۔ یہ تو ہے ایک مقامی کوشش جو ایک انسان کر سکتا ہے۔

شکایت کرنے کا صحیح طریق

اس سے اگلا قدم یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بیماری دیکھتا ہے کہ کوشش کے باوجود دور نہیں ہو رہی۔ وہ دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے ٹیڑھے پن میں مسلسل جاری ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ناانصافی ہو رہی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مرکز کو اطلاع دے جو بھی اس کے اوپر اتھارٹی ہے اور اطلاع دے اپنے افسر کی معرفت۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کو توڑا جائے تو مرکز اس کی شکایت پر توجہ نہیں دیتا۔ اس میں اس لئے شدت اختیار کی جاتی ہے کہ اس طریق میں بہت فوائد ہیں اس کو چھوڑنے سے بڑے نقصان پہنچ جاتے ہیں۔ بعض لوگ بغیر نام کے شکایت کرتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ہر جھوٹا اٹھ کر شکایت کر سکتا ہے۔ بعض لوگ براہِ راست شکایت کرتے ہیں وہ یہ نہیں پسند کرتے کہ جس کے خلاف شکایت کی ہے اس کو پتہ لگ جائے کہ میں نے کن الفاظ میں شکایت کی ہے۔ کس طرح میں اس کے خلاف تلخی میں ہوں اور کچھ مبالغے بھی کر بیٹھا ہوں وہ اس سے چھپاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ساتھ ہی مرکز بیوقوف بن جائے گا۔ وہ چپ کر کے ان سب باتوں کو مان لے گا حالانکہ یہ نہیں ہوا کرتا۔ اصل چٹھی پھر اسی کے پاس جاتی ہے جس کے خلاف شکایت ہوتی ہے۔ اس طرح ایک تو وقت زیادہ لگتا دوسرے لکھنے والے کو جب یہ خیال ہو کہ میری چٹھی اس کی نظر سے نہیں گزر رہی تو وہ مبالغے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تلخ زبانی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے آزادی سے جو مرضی کرے اندھیرے میں کون دیکھتا ہے۔ اور وہ باتیں جب اس کو پہنچتی ہیں تو اور زیادہ دُوری اُن کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر آدمی کو اس بات کا علم ہو کہ میں نے شکایت کسی کی معرفت کرنی ہے تو وہ لازماً احتیاط کرے گا۔ اس کو پتہ ہے کہ اگر میں نے کوئی مبالغہ آمیزی کی تو اس نے ساتھ ہی لوٹ دے دینا ہے کہ یہ بات تو پکی" جھوٹی ہے نا۔ یا اگر تلخ کلامی کی تو ہمارے اندر زیادہ دوری پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے افسر مجاز کی معرفت بھیجنے میں بہت ہی فوائد ہیں۔ اس سے شکایت کنندہ احتیاط کرتا ہے۔ اور اس میں اَور بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے بہادری پیدا ہوتی ہے۔ شکایت کرنے والا خدا کی خاطر شکایت کرتا ہے۔ اس کو یہ پرواہ نہیں رہتی کہ جس کی شکایت کی ہے وہ بُرا منائے گا یا کیا کرے گا۔ بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے پاس شکایت کر رہے ہیں بتانا نہ اُس کو۔ یہ بھی پاگلوں والی بات ہے۔ گویا سکول کے بچے" جس طرح آپس میں چالاکی کر رہے ہوتے ہیں اس طرح مجھے لکھتے ہیں۔ آپ کو بتا تو رہا ہوں لیکن اس کو نہ پتہ لگ جائے کہ میں نے اس کی شکایت کی ہے وہ بڑا بُرا منائے گا۔ تو میں کہتا ہوں پھر تمہیں شکایت کا حق ہی کوئی نہیں۔ جو بزدل انسان ہے جس میں طاقت ہی نہیں اسکی میں کیوں سنوں۔ اگر شکایت کی ہے تو جس کے خلاف شکایت کی ہے اُسے لازماً پتہ لگنا چاہیئے۔ تو اس لئے اس طریق سے اس کا فائدہ ہو جاتا ہے۔ دل میں بہادری پیدا ہوتی ہے۔ ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جب شکایت کنندہ بار بار کسی کی معرفت بھیجے تو جتنی زیادہ شکایتیں پیدا ہوں اور افسر کی معرفت جا رہی ہوں تو وہ ہمیشہ وہیں ایک اصلاح کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ایک شخص بے اعتدالی میں تب بڑھتا ہے۔ جب اس کے خلاف سوسائٹی میں تو باتیں ہو رہی ہوں اس تک نہ پہنچیں اور اس کی معرفت آگے نہ جائیں۔ بلکہ ہوتا یہ ہے میں نے بہت تفصیلی جائزہ لیا ہے ایسی جماعتوں کا جہاں اس قسم کی باتیں ہوئیں یا بدمزگی پیدا ہوئی کہ جو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ یا تو اپنے افسر کو غصہ دلا رہے ہوتے ہیں اور چیلنج کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تمہیں بدنام کریں گے۔ وہ کہتا ہے اچھا ایسی تیسی پھر تم کرو۔ جتنا میری طاقت میں ہے میں بھی تمہیں اچھی طرح رگڑوں گا۔ یہ رویہ اور زیادہ اس کو دور کرتا چلا جاتا ہے۔ دونوں غلط ہوں گے لیکن ایک کمزوری ہے۔ وہ اُدھر بھی ہے اور اِدھر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے علیحدہ باتیں کرنے والے بعض دفعہ غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اس بیچارے کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ میرے متعلق کیا کہہ رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ لوگوں کے موڈ بدلنے لگ جاتے ہیں۔ لوگ اس کی اطاعت میں کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک قسم کا اچھوت کا سا سلوک شروع ہو جاتا ہے اور وہ مظلوم ہوتا ہے اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ میں نقص کیا ہے اور میرے متعلق کیا کہا جا رہا ہے لیکن جب شکایت اس کی نظر سے گذر کر جاتی ہے تو اس کے اوپر اتنا اخلاقی دباؤ پڑ جاتا ہے کہ اوپر سے ایکشن تو بعد کی بات ہے۔ ایک آدمی کے متعلق یہ پتہ لگ جائے کہ میں محفوظ نہیں ہوں میں چھپا ہوا نہیں ہوں میری ہر بات میرے بالا افسر تک پہنچ رہی ہے اور میری معرفت پہنچ رہی ہے تو اس میں بہت زیادہ احتیاط پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں ذمہ دار ہوں میری باتیں پتہ لگ رہی ہیں۔ تو میں نے دیکھا ہے جہاں بھی جماعت ذمہ دار ہو اور جرأت سے شکایت امیر کی معرفت بھیجے وہاں آگے بیماری بڑھتی نہیں۔ باہر کی بعض جماعتوں کے متعلق میرا تجربہ ہے بعض لوگ ایسے ہیں وہ مجلس عاملہ کے ممبر ہیں ان کے اپنے امراء سے بہترین تعلقات ہیں۔ بڑی اچھی طرح اپنے فرض کو ادا کرتے ہیں۔ اگر امیر کوئی ایسی حرکت کرے کہ ان کے نزدیک مرکزی منشاء کے خلاف ہے تو وہ بالکل معاف نہیں کرتے اسی وقت امیر کی معرفت چٹھی لکھ دیتے ہیں کہ امیر صاحب نے یہ بات کی ہے اور میں نے امیر صاحب کو سمجھایا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ میں اطاعت کر رہا ہوں مجھے پتہ ہے آپ کا منشاء اور ہے لیکن چونکہ امیر کے تابع ہوں جب تک آپ کی طرف سے یہ امیر مقرر ہے میں اطاعت کر رہا ہوں لیکن میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ امیر آپ کی اطاعت نہیں کر رہا۔ چنانچہ تحقیق ہوئی وہ امیر صاحب پکڑے گئے اُن کا کوئی اتنا بڑا جرم تو نہیں تھا وہ بھی بیچارے جو کچھ کر رہے تھے غلطی سے کر رہے تھے۔ ان کو اصلاح کا موقع مل گیا۔ اور ان کے ابھی تک اچھے تعلقات ہیں۔ یہ ہے دینی معاشرہ! اس کے ساتھ سوسائٹی میں بڑی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے ذمہ داری کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے آپس کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں معاف نہ کرنا' بدظنیاں کرنا بڑی غلط بات ہے۔

خدمت و ثواب کی اصل حقیقت

رہا یہ مسئلہ کہ مجھے کام کیوں نہیں دیا فلاں کو کیوں دے دیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ مان لیا جائے کہ فلاں فلاں نہیں ہے اس لئے اس سے کام نہیں لینا۔ فلاں نے بیعت نہیں کی اسلئے اس سے کام نہیں لینا تو اس طرح سب سے پہلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حرف آتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے اپنی کابینہ میں غیر مسلم وزراء بھی رکھے ہوئے تھے اور اس پر بڑا اعتراض پیدا ہوگا۔ لیکن دنیا کے کام میں اگر کوئی غیر تعاون کرنے والا ہے تو اس سے عام تعاون لینا چاہیئے۔ اور قرآن کریم اس کی تعلیم دے رہا ہے۔ فرمایا (نیکی اور بھلائی کی باتوں میں تعاون کرو) اور دعوت دے رہا ہو غیروں کو کہ اس بات میں تو اکٹھے ہو جاؤ جو ہم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ تو اچھی باتوں میں اگر کوئی کام لیتا ہے کسی غیر سے بھی خواہ اس نے بیعت کی ہو یا نہ کی ہو اس میں قطعاً کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ امیر یا صدر مجھے خدمت سے محروم رکھتا ہے تو سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں تو کوئی لیبر فورس اپنی مادی صورت میں تو نہیں پہنچتی۔ خدا تعالیٰ کے ہاں تو تقویٰ پہنچتا ہے۔ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے تمہاری قربانیوں کے گوشت اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے بلکہ ان قربانیوں کے پیچھے تمہارا جو تقویٰ ہے، تمہاری جو نیتیں تھیں تمہارا جو اخلاص تھا وہ خدا کو پہنچتا ہے ۔ تو ایسا شخص جو خدمت کیلئے حاضر ہوا ہے دنیا میں خدمت کے ثواب سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ خدمت سے تو محروم کر سکتا ہے لیکن لیبر نہیں ہو گی اسکی خدمت کا جہاں تک ثواب ہے اس سے تو دنیا میں کوئی محروم کر ہی نہیں سکتا۔ جس کی نیت نیک ہے جو پاکیزگی کے ساتھ اپنے آپ کو حاضر کر دیتا ہے اس کو وہیں سے عنداللہ ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے پھر اس کی خدمت استعمال ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ قرآن کریم نے دونوں کو برابر رکھ کر ذکر فرمایا ہے۔ شہداء کا ذکر کرتے ہوئے ان کی جہاں تعریف کی وہیں شہادت کے منتظر لوگوں کو ایک ہی گروہ میں بتایا۔ جو لوگ شہید ہوئے فرمایا (کہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی مراد کو پہنچ گئے اور بعض وہ ہیں جو منتظر ہیں) خدا کے نیک اور ہمارے بندے جن کا ذکر چل رہا ہے ان کے بارے میں فرمایا ان پیاروں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے جانیں دے دیں اور ایک وہ ہیں جو منتظر بیٹھے ہیں جب ان کو بلایا جائے گا وہ حاضر ہو جائیں گے۔ اور نہ نہیں بلایا جائے گا۔ تب بھی خدا کے نزدیک فہرست ان کی وہی ہے۔ گویا انہوں نے جان دے دی اب بتائیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ثواب میں جان دینے والوں کو نہ دینے والوں کے ساتھ برابر کر دیا۔ اس لئے کہ اس کو پتہ ہے کہ ان کے لئے موقع نہیں آیا۔ جب موقع ملیگا یہ جانیں دے دیں گے۔ اس کے لئے شکوہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اس کو تو یہ کہنا چاہیئے کہ اس شخص نے مفت میں مجھے ثواب پہنچا دیا۔ میری نیکی کے باوجود، میرے اخلاص کے باوجود مجھے موقع نہیں دیا تو میرا وقت بھی بچ گیا اور ثواب بھی مل گیا۔ اور یہ مجھے ثواب سے محروم بھی نہ کر سکا اور گناہ گار بھی بن گیا۔ کیونکہ اس کے خیال میں اس نے بدنیتی سے کیا تو کون اچھا رہا دونوں میں سے۔ وہ صاحبِ اختیار اچھا رہا یا وہ جس کے پاس اختیار نہیں تھا۔ تو دینی نظام میں جہاں ہر چیز کا خدا سے تعلق ہے جو ہر چیز پر نظر رکھتا ہے وہاں کسی کے لئے شکوہ کا سوال ہی کوئی نہیں ہے۔ پس اپنے آپ کو سیدھا رکھیئے۔

ایک نہایت عارفانہ نکتہ

اور ایک آخری بات میں یہ کہوں گا کہ سوسائٹیاں دو طرح کی بنتی شروع ہو جاتی ہیں۔ جب آپ دوسروں میں برائیاں دیکھتے ہیں تو تنقید کا رویہ پنپتا ہے اور جب آپ اپنے اندر جھانک کر اپنی برائیوں کو دیکھتے ہیں تو عاجزی پیدا ہوتی ہے انکسار پیدا ہوتا ہے، محبت پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کے عیب نہ دیکھیں۔ ان معنوں میں اپنے عیب دیکھیں کہ اپنے اندر ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے اور اگر آپ باہر دیکھنے لگیں گے تو ہمیشہ سوسائٹی میں نفرت اور بدمزگیاں پیدا ہوں گی۔ اگر اپنے پر غور کریں گے کہ ہم کیا ہیں اور اپنی کمزوری دور کریں گے تو اس سے محبت بھی پیدا ہو گی انکساری بھی پیدا ہو گی۔ آئیڈیلز کام کرنے والے لوگ پیدا ہو جائیں گے اور آپ کی اصلاح ہونی شروع ہو جائے گی۔ معترض آدمی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اپنا محاسبہ کرنے والا آدمی خود ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص کا یہ رویہ ہو جائے تو سوسائٹی کا ہر فرد اونچے مقام تک ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ اس مضمون کو ہمارے ایک اردو کے شاعر بہادر شاہ ظفر نے بڑی اچھی طرح بیان کیا ہے۔ بچپن میں جب میں ساتویں آٹھویں میں پڑھتا تھا اس وقت میں نے اس کا دیوان پڑھا تھا۔ اس وقت مجھے جو سب سے زیادہ پیارا شعر لگا تھا وہ یہ تھا۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جب نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

کہ جب تک ہم اپنے حال سے بے خبر تھے ہر طرف عیب نکالنے کا ہمیں بڑا مزہ آ رہا تھا فلاں گندہ ہے فلاں میں یہ کیڑے ہیں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے۔ اور جب اپنے حال سے واقف ہوئے تو کوئی برائی نہیں رہا صرف ہم ہی برے رہ گئے۔

وصل الٰہی کا ذریعہ

پس یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کا بھی صرف یہی رستہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مذہب صرف انسانیت کا سبق نہیں دیتا خدا کو پانے کے لئے یہ اندازِ فکر ضروری ہے ورنہ خدا کو کبھی نہیں پا سکتے۔ چنانچہ اس کی کئی مثالیں قرآنِ کریم میں بھی ہیں۔ انجیل میں بھی ہیں حضرت (بانی سلسلہ ۔ ناقل) کے کلام میں بھی آپ فرماتے ہیں۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم اگر خدا تعالیٰ کا وصل چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو شاید یہی رستہ تمہاری نجات اور وصل الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔ تو اس میں تو نقصان ہی کوئی نہیں ہے۔ اپنی کمزوریوں پہ نظر رکھنا۔ اس کا محاسبہ کرنا اور عیبوں کو اپنی آنکھ سے بچانا اور محفوظ رکھنا یہ ہے وہ سپرٹ جو دینی سپرٹ ہے۔ اس کے برعکس قرآنِ کریم میں جو ذکر ہے وہ تو پھر دوسرے کو پاٹنا اور چھیلنا زبانوں سے زخمی کرنا۔ اس سے ساری سوسائٹی تباہ ہو جاتی ہے تو اگر کسی کا شکوہ ہے بھی تو اس کو چاہیئے کہ مرکز کو لکھے۔ اوّل تو معافی کی کوشش کرے۔ درگزر کرنا سب سے اچھا کام ہوتا ہے لیکن اگر معاف نہیں کر سکتا تو مرکز کو لکھے۔ مرکز ایکشن لیگا اور درستی کرے گا۔ اگر واقعۃً کوئی کمزوری ہے یا غلطی ہو گئی ہے۔

(مجلس سوال و جواب سڈنی ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۳ء)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آسامیاں خالی ہیں

(۱) آئی رجسٹرار ایک آسامی ۔ گریڈ ۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰
۵۰۰ روپے نان پریکٹس الاؤنس
(۲) سرجیکل 〃 〃 ایضاً 〃
(۳) اسسٹنٹ انسٹیتھسٹ 〃 ایضاً 〃
(۴) ریڈیالوجسٹ 〃 ایضاً ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰
(۵) پتھالوجسٹ 〃 گریڈ ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰
(۶) اپریشن روم اسسٹنٹ 〃 ۱۵۴۶ - ۳۶ - ۸۲۶
(۷) ڈینٹل ٹیکنیشن 〃 ۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ جماعت کے اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کر کے دین و دنیا میں اجر عظیم کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق ہوں۔

ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو ۔ ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

لاہور میں بُک بینک کا قیام

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے شعبہ خدمتِ خلق کے تحت دفتر دارالذکر میں ایک بُک بینک (BOOK BANK) قائم کیا گیا ہے اس بُک بینک میں صرف ایف اے ۔ ایف ۔ ایس ۔ سی، بی اے، بی، ایس سی، ایم اے، ایم ایس سی میڈیکل و انجینئرنگ کی کتب رکھی جا رہی ہیں۔ لاہور کے ایسے تمام طلبا و طالبات سے درخواست ہے کہ امتحانات سے فارغ درج بالا تمام کلاسز کی کتب دفتر خدام احمدیہ ضلع میں جمع کروا کر مستحق احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں عملی طور پر مدد کر کے ثواب حاصل کریں۔ کتب روزانہ مغرب کے وقت دارالذکر میں معتمد صاحب ضلع کے سپرد کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم خدمت خلق ضلع لاہور)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد شفیع اشرف کا آخری خط

نسیم سیفی

محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف اب ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جدا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔

محترم مولانا کا آخری خط جو خاکسار کو ملا درج ذیل ہے۔

خط

محترم مولانا!

آپکی نوازش سے ۱۵، فروری کے الفضل پر خاکسار کی ایک نظم شائع ہوئی تھی اسے ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی دلداری اور حوصلہ افزائی اور دعاؤں پر مشتمل جو گرامی نامہ خاکسار کو بھجوایا ہے اس کی ایک کاپی آپ کے ملاحظہ کیلئے (صرف آپ کے لئے) بھجوا رہا ہوں تاکہ آپ بھی اس روحانی لذت میں شریک ہو سکیں۔ اور یوں الفضل کے لئے میری طرف سے بھی جذباتِ تشکر کا اظہار ہو سکے۔

چند اور اشعار پیش ہیں
گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار
محمد شفیع اشرف

حضور انور کا مکتوبِ گرامی جس کا اس خط میں ذکر ہے اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضور کا خط

پیارے برادرم مکرم محمد شفیع اشرف صاحب

۱۵، فروری کی الفضل میں آپ کا منظوم کلام پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ استادوں والا کلام ہے۔ چشمِ بد دور۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قلبی اور ذہنی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشے اور نورِ عرفان کو بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت دے۔ ہر شعر چست، چاق و چوبند اور شائستہ ہے۔ زبان پر ہلکا مگر وزن میں بھاری۔ اللہ آپ کی ادبی اور شعری صلاحیتوں کو اور بھی جلا بخشے اور آپ کو استثنائی گروہ میں شامل کرے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

(آخری نظم جو آپ نے ہمیں اشاعت کیلئے عنائت کی)

مئے الست سے مخمور ہو گئے ہیں ہم
بلیٰ کے قول سے مسرور ہو گئے ہیں ہم

اُسی کے رنگ سے رنگین ہو رہے ہیں وجود
اُسی کے نور سے پُر نور ہو گئے ہیں ہم

اُسی کے عشق کا سر میں سما گیا سودا
اُسی کے حسن سے مسحور ہو گئے ہیں ہم

اسی کی ذات سے نکلے ہیں ہم بشکلِ بروز
اسی کی ذات میں مستور ہو گئے ہیں ہم

نگاہِ غیر میں مقہور ہیں تو کیا غم ہے
نظر میں اُسکی جو منظور ہو گئے ہیں ہم

صلیب گاڑ دیں اہلِ ہوس ہمارے لئے
کہ عشقِ یار میں منصور ہو گئے ہیں ہم

کب آئیگی مرے مولا تری صدا کہ نہ ڈر
کہ غارِ ثور میں محصور ہو گئے ہیں ہم

بتوں کا سحر و فسوں دیکھتے ہوئے اشرف
پیغام دینے پہ مامور ہو گئے ہیں ہم

(محمد شفیع اشرف)

(۱ اور ۲ کسی قدر تبدیلی کے ساتھ)

خبریں

★ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوئیار نے افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کے باوجود جنگ جاری رہنے پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف لاکھوں افغان پناہ گزین اپنے وطن جانے سے قاصر ہیں بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

★ عالمی عدالت انصاف کی ایک سیٹ کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۱۵۹ اور سلامتی کونسل کے ۱۵ ارکان اگلے منگل کو ووٹ ڈالیں گے۔ بھارت، پاکستان سری لنکا اور تھائی لینڈ کے نمائندوں میں مقابلہ ہوگا۔

★ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے مطابق سال ۱۹۸۸ء کے دوران بجلی کا چھٹا حصہ ایٹمی توانائی سے حاصل کیا گیا۔ ایٹمی ری ایکٹرز کام کر رہے ہیں۔ مزید براں موجودہ صورت میں ۲۰ ممالک میں ۰۵.۱ ری ایکٹرز زیر تعمیر ہیں۔

★ جاوید میانداد کو، جنہیں گذشتہ فروری میں نیوزی لینڈ کے دورے میں کمر میں چوٹ آگئی تھی ڈاکٹروں نے ۶، ماہ تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

★ ترکی کے وزیر اعظم ترگت اوزال نے سرکاری شعبوں میں کام کرنے والے کارکنوں کی تنخواہوں میں بڑے اضافے کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ تنخواہوں میں ۱۰۰ سے ۱۲۰ فیصد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

★ اطلاعات کے مطابق غلام مصطفےٰ کھر کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے خیر سگالی کے پیغام کے علاوہ پیپلز پارٹی میں شمولیت کا دعوت نامہ بھجوایا ہے۔ جس میں پیشکش کی گئی تھی کہ وفاقی وزارت اور پنجاب کی گورنری میں سے جو پسند کریں انہیں دے دی جائے گی۔

★ مولانا فضل الرحمن نے جمعہ کی شام راولپنڈی پریس کلب میں "فیس دی پریس" پروگرام میں اس بات کا اعلان کیا کہ انہوں نے جو شکایت حکومت کو دی تھی۔ حکومت نے چیف سیکرٹری سندھ کو فوراً بدل کر اس گفتگو کو کامیابی سے آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شریعت بل کے سلسلہ میں ہم نے جو مسودہ بنایا ہے وہ آئین سے متصادم نہیں اور یہ مسودہ فرقہ واریت سے پاک ہے۔

★ پنجاب حکومت نے پاکستان ٹی وی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ حکومت پنجاب کا کہنا ہے کہ ٹی وی وزیر اعلیٰ پنجاب کو صحیح کوریج نہیں دے رہا۔

★ پنجاب اسمبلی کے اراکین پیپلز پارٹی نے حکومتِ پنجاب اور وزیر اعلیٰ کے خلاف لاہور کی سڑکوں پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔

★ افغان رہنما نجیب اللہ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کی امداد سے افغان مجاہدین کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

سیرت و سوانح ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ

خالدِ احمدیت ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ (سابق امیر جماعت احمدیہ گجرات) کی سیرت و سوانح مرتب کی جا رہی ہے جناب ملک صاحب موصوف کے اعزہ و اقارب اور پرانے رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے بارہ میں اپنی یادداشتیں اور تصاویر خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ اس خادمِ سلسلہ کی خدمات نئی نسل کے سامنے پیش کی جا سکیں۔

نصر اللہ خاں ناصر ایم اے شاہد
(مربی سلسلہ احمدیہ)
نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ وقفِ زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

امراءِ اضلاع / صدران / مربیان و معلمین کرام توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست ۹۸ء میں ہوگا ۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا لیکن انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے درخواستیں وکالتِ دیوان کو بھجوا دی جائیں ۔

۱- براہِ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو، جو امسال میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحان دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں ، وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریک فرمائیں ۔ اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں ۔

۲- نیز یہ کہ جماعت کے ایسے ذہین ، ہونہار ، خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں تو بہتر ہے ۔

۳- زندگی وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوانوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواستیں وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں ۔

سیدنا حضرت فضلِ عمر وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں :

" میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے ۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس ۵۰ طالب علم آنے چاہئیں ۔ سَو ہوں تو بہتر ہے "

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں :

" جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبا عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے "

ہمارے موجودہ امام کا ارشاد ہے کہ :

" آئندہ سَو سالوں میں دینِ حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں ۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں ۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں "

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کا فیصلہ ہے کہ " ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے "

امید ہے آپ ائمہ جماعت کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے علاقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں گے ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ۔ ربوہ)

" تعلیم القرآن "

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں :-

" اولاد کی تربیت اور اس کو قرآنِ کریم پڑھانے کی اصلی ذمہ داری والدین پر ہے ۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا ۔ ان سے سوال کیا جائیگا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا ؟ "

(خطبہ جمعہ ۔ الفضل ۳ ، فروری ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا :-

" ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآنِ کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں ۔ اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآنِ کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے " (خطبہ جمعہ الفضل ۳ ، فروری ۱۹۶۶ء)

والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں بھرپور کوشش فرمائیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے ۔ اگر آپنے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابلِ اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے ۔

تاریخ جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ مرتب کی جا رہی ہے اور عنقریب اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ ایسے احباب اور بہنیں جو خود یا ان کے بزرگ قیامِ پاکستان سے قبل یا قیام پاکستان کے ابتدائی دَور میں کراچی میں مقیم رہے ہوں اور ان کے علم میں کوئی اہم واقعہ ۔ تاریخی حالات ہوں یا وہ کسی بھی سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی کے حالاتِ زندگی سے واقف ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں ۔ اسی طرح اگر تصاویر یا کوئی اخبار ۔ رسالہ یا کتاب انکے پاس ہو جس میں کراچی کی جماعت کا تذکرہ ہو تو وہ بھی ارسال فرمائیں جو کہ واپس کر دیئے جائیں گے ۔ بشیر الدین صاحب عباسی

۹۳/۷
۹
بلاک نمبر ۹
دستگیر کالونی ۔ فیڈرل بی ایریا ۔ کراچی

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

★ ۔ تمام ناظمین اطفال اپنی اپنی مجالس میں بک بنک قائم کریں ۔ اور مستحق طلبہ کو کتب مفت تقسیم کریں ۔

بانی سلسلہ احمدیہ

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

" جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے تو غیرت اُٹھ جاتی ہے "

(حضرت حافظ مولانا نور الدین صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ صرف میرے لئے ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا صلہ دیتا ہوں اور روزے ڈھال ہیں۔ پس جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کام نہ کرے اور نہ جہالت کی بات کرے اور اگر کوئی گالی دے یا جھگڑے تو جواب میں کہدے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

(بخاری کتاب الصوم)

اہم تحریروں کی حفاظت

محترم خواجہ غلام نبی صاحب جو ایک لمبے عرصہ تک الفضل کے ایڈیٹر رہے اپنی خودنوشت سوانح عمری میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تحریر جو محترم خواجہ صاحب کے لئے داد و تحسین اور حوصلہ افزائی کا درجہ رکھتی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں قادیان سے پاکستان اپنی فیملی کو بھجواتے وقت اس نے انہیں نذر دی کہ خود ساتھ لے کر جائیں گے۔ لیکن جب خود وہاں سے آئے تو وہ تحریر ضائع ہو چکی تھی جس کا مدت العمر انہیں افسوس رہا ہے مجھے بھی افسوس کی بات۔ مجھے خیال آیا کہ یہ واقعہ (یا حادثہ) کسی اور سے بھی پیش آسکتا ہے۔

ایسی تحریروں کو محفوظ کرنے کا احسن طریق یہ ہے کہ آپ ہمیں فوٹوسٹیٹ کی صورت میں بھجوادیں ہم اسے الفضل میں شائع کر دیں گے اور یوں یہ تحریریں محفوظ ہو جائیں گی۔ پہل میں کرتا ہوں۔ مجھے حال ہی میں حضور انور نے نہایت پیار و محبت اور شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا "آپ کا دورِ ادارت درخشندہ دور ہے"۔

حضور انور کا یہ خط ۸۹-۲-۲۲ کا ہے۔ میں کوشش تو یہ کروں گا کہ یہ مکتوب گرامی مرے پاس محفوظ رہے بلکہ مری آئندہ نسلوں کے پاس بھی محفوظ رہے لیکن اگر خدانخواستہ کسی حادثہ کی وجہ سے یہ خط ضائع ہو جائے تو الفضل میں اس کا ریکارڈ موجود رہے گا

نسیم سیفی

خلیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶۔ ا۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

اوقاتِ کار: ہر اتوار سے جمعرات

صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک

شام ½۵ بجے سے ½۸ بجے شب تک

ہر جمعہ کے دن صرف صبح ½۹ تا ۱۲ بجے دوپہر

ہر ہفتہ کے دن صرف شام ½۵ تا ½۸ بجے شب

المعلن خاکسار

ہومیو ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

القیصر نفیس زری ٹیلرز

اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ

برقعہ۔ سوٹ۔ ساڑھیاں۔ دوپٹے

غرارہ سیٹ۔ میکسی۔ سلمہ ستارہ

کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

بذریعہ ڈاک

اپنی مرض کی مفصل علامات لکھ کر گھر بیٹھے

جرمن ادویات سے علاج کروائیں

ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمان D.H.M.S R.H.M.P

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور

فون ۶۳۸۴۹ / ۵۲۶۶۷

رہائش: سی۔ ۱۰۹ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱

پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید رؤف علی

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد

کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت — مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیرِ نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان ● چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰

فون نمبر ۴۳۱-۷۴۸۴۴ / ۶۴۹۷

برانچیں

★ ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

★ ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

★ چوک قلعہ کالروالا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

★ کراچی۔ محمود آباد ۳ نزد سینا ڈاکخانہ

(خواتین کے انتظام کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر ۵۴۳

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

قادیان کے قدیمی (اور) مشہور دواخانہ کے دو مشہور تحفے

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

شفاخانہ رفیقِ حیات (رجسٹرڈ)

گولبازار - ربوہ

ٹرنک بازار - سیالکوٹ

فون ۷۷۷

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

۰- ہمدردانہ مشورہ

۰- اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس نمبر ۶ فون نمبر ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

ضرورت برائے پارٹنر

ریڈی میڈ گارمنٹس

ریڈی میڈ گارمنٹس میں دلچسپی رکھنے والے دوست توجہ فرمائیں۔

اسٹائلو ریڈی میڈ گارمنٹس

صدر بازار کھاریاں

ہر گھر کی پسند

سویاں نعمت

تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا

فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

کیور ہیو ٹائم برائے رمضان المبارک

کیور ہیو ہیڈ آفس

کیور ہیو کلینک

کیور ہیو سیلز آفس

اور کیور ہیو سٹورز کے اوقات کار صبح ۶-۳۰ بجے تا ۲ بجے ہوں گے۔

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

مینیجر: کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

مرکز احمدیت میں سب سے قدیم اور با اعتماد ادارہ

احباب کی خدمت میں پیش پیش

احمد اسٹیٹس

ربوہ پاکستان

فون نمبر 535

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی پوری ہونے

اور دوسری صدی کے آغاز پر روئے زمین پر بسنے والے ۱۲۰ ممالک کے احمدیوں کے دل ربِّ جلیل کی حمد و شکر سے معمور ہیں اس تاریخ ساز موقع پر ہم اپنے محبوب امام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمتِ بابرکت میں

مبارکباد پیش کرنیکی سعادت حاصل کرتے ہیں

نذیر احمد خادم و منیر احمد بسمل پسران چوہدری احمد دین صاحب چیٹھہ مع اہل و عیال

از چک ۱۸۴ / ۷-آر ضلع بہاولنگر

موٹاپا کورس OBESITY COURSE

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت ———— ۶۰/- روپے

لٹریچر ۳/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ہیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون

سیلز: ۷۷۱

کلینک: ۶۰۶

رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

کراچی - فون ۴۱۳۲۵۱

لاہور - 3.D.1 گلشن راوی

ملتان - چوک جان محمد

منڈی بہاؤالدین - بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان - فون ۴۷۹۹

ربوہ - اقصیٰ چوک فون ۵۵۸